روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 26 دسمبر 2009ء 8 محرم 1431 ہجری 26 فتح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 290

خاص نعمت

حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیبؒ تصوف کے ایک سلسلہ ’’طریقہ محمدیہ،، کے بانی تھے ایک مرتبہ انہوں نے بحالت کشف حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ نے ان سے فرمایا:۔

’’میں حسن مجتبٰی بن علی مرتضٰی ہوں اور میں آنحضرت ﷺ کے منشاء کے ماتحت تمہارے پاس آیا ہوں تا تجھے ولایت و معرفت سے مالا مال کروں۔ ایک خاص نعمت تھی جو خانوادۂ نبوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی۔ اس کی ابتداء تجھ پر ہوئی اور انجام اس کا مہدی موعود پر ہوگا۔

﴿میخانہ درد صفحہ 26 مطبوعہ جید برقی پریس مصنفہ حکیم خواجہ سید ناصر عزیز فراق مارچ 1910ء﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت امام حسینؓ سے غیر معمولی عشق

حضرت مسیح موعود کے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

’’ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعود اپنے باغ میں ایک چار پائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلمہا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا

’’آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں‘‘ پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سنائے آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا:۔

’’یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پر کروایا۔ مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا‘‘۔

اس وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصور سے آپ کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا۔ (سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 36-37)

حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آل محمدؐ است

میری جان اور دل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہے اور میری خاک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ پر نثار ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو۔ امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔ آخری وقت میں جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے۔ لکھا ہے کہ اس وقت ان کی عمر ستاون برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔ اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی ان کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 336)

ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 328)

حضرت امام حسین سید المظلومین تھے۔ (ترجمہ عربی عبارت سرالخلافہ. روحانی خزائن جلد 8ص 353)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب

جلسہ سالانہ قادیان 2009ء سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب مورخہ 28 دسمبر 2009ء کو ایم ٹی اے پر براہ راست لندن سے پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 3:00 بجے نشر کیا جائے گا۔ احباب ذوق و شوق سے استفادہ کریں۔

رسوم وبدعات کے دروازے بند کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خطبہ جمعہ 9 ستمبر 1966ء میں فرمایا:

بہت سی قومیں ایسی بھی تھیں جن کا رشتہ اپنی شریعتوں سے نبی کریم ﷺ کی بعثت سے کہیں پہلے ٹوٹ چکا تھا اور شریعت کی بجائے من گھڑت بدرسوم اور بدعات شنیعہ میں وہ جکڑی ہوئی تھیں اور یہی ان کا مذہب تھا۔ خود ساختہ قیود اور پابندیاں ان کو نیکیوں سے محروم کر رہی تھیں اور ان کی تباہی کا باعث بن رہی تھیں اور انہیں ان کے رب سے دور کر رہی تھیں۔ تو فرمایا............... اللہ تعالیٰ کے اس رسول ﷺ نبی اُمی نے ان تمام رسوم اور بدعات کو یکسر مٹا دیا ہے۔ اگر تم قرب الٰہی چاہتے ہو تو رسوم اور بدعات کی بجائے قرآنی راہ ہدایت اور صراط مستقیم تمہیں اختیار کرنا پڑے گا۔ جب تک رسوم و بدعات کے دروازے تم اپنے پر بند نہیں کر لیتے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے تم پر کھل نہیں سکتے۔

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 379)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ بیلجیئم (1)

حضور کا بیلجیئم میں ورود۔ تقریب آمین اور چیف منسٹر برائے جرمن سپیکنگ کا خط

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

12 دسمبر 2009ء

بیلجیئم کے لئے روانگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے تین ممالک، بیلجیئم، جرمنی اور ہالینڈ کے سفر پر روانہ ہوئے۔ صبح سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین بیت الفضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد پانچ گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کی بندرگاہ Dover Port کے لئے روانہ ہوا۔ ان میں دو گاڑیاں مرکز اور جماعت انگلستان کی نمائندگی میں حضور انور کو الوداع کرنے کے لئے Dover تک جا رہی تھیں۔ لندن سے Dover قریباً 109 میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ مسافت ایک گھنٹہ پینتیس منٹ میں طے کرنے کے بعد گیارہ بجکر پچاس منٹ پر قافلہ Dover کی بندرگاہ پر پہنچا۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یو۔کے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یو۔کے، مکرم مرزا ناصر انعام صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ یو۔کے، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر تبشیر)، مکرم مرزا محمود احمد صاحب (مرکزی آڈیٹر)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت)، اپنے دیگر سٹاف اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور الوداع کہنے کے لئے ساتھ آنے والے تمام احباب اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم کو شرف مصافحہ بخشا اور امیر جماعت یو۔کے اور مربی انچارج یو۔کے سے گفتگو فرمائی اور ہدایات دیں۔

امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کو تکمیل کے بعد بارہ بجکر چالیس منٹ پر جہاز راں کمپنی P&O کی فیری Pride of Kent میں سوار ہوئے۔ فیری کی انتظامیہ نے سب سے پہلے حضور انور کے قافلے کی گاڑیوں کو Priority کی بنیاد پر بورڈ کیا۔ گاڑیاں فیری (Ferry) کے اندر پارک ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

ایک بجکر دس منٹ پر فیری Dover سے فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانہ ہوئی۔

فیری کے ایک لاؤنج میں ایک علیحدہ حصہ مخصوص کر کے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ فیری کے منتظمین نے خصوصی طور پر نماز کے لئے یہ جگہ مہیا کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبلہ کا تعین فرمایا اور ایک بجکر پچیس منٹ پر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

قریباً ایک گھنٹہ پینتیس منٹ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق تین بجکر پینتالیس منٹ پر فیری فرانس کی بندرگاہ Calais پر لنگر انداز ہوئی۔ (فرانس اور برطانیہ کے وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے اور فرانس کا وقت برطانیہ سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

پورٹ پر امیر صاحب جماعت بیلجیئم مکرم سید حامد محمود شاہ صاحب، میاں اعجاز احمد صاحب جنرل سیکرٹری، ڈاکٹر ادریس احمد صاحب صدر جماعت برسلز، منیر احمد بھٹی صاحب صدر جماعت EUPEN، مکرم Tom Snauwaert صاحب سیکرٹری امور خارجہ اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ محمد اسماعیل خان صاحب اپنی خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ یہاں سے جماعت بیلجیئم کی گاڑیوں نے قافلے کو Escort کیا۔

برسلز بیلجیئم میں ورود مسعود

Calais پورٹ سے قافلہ بیلجیئم کے شہر برسلز کے لئے روانہ ہوا۔ پینتیس میل کا سفر طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کر کے ملک بیلجیئم کی حدود میں داخل ہوئے۔ یہاں بارڈر سے برسلز شہر کا فاصلہ 79 میل ہے۔ قریباً پونے دو گھنٹے کے سفر کے بعد پانچ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا برسلز (بیلجیئم) کے مشن ہاؤس بیت السلام میں ورود مسعود ہوا۔ جہاں ملک بھر کی تمام جماعتوں سے آنے والے ایک ہزار سے زائد مرد و خواتین اور بچوں بوڑھوں نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

والہانہ استقبال

یہ لوگ صبح گیارہ بجے سے ہی اپنے محبوب آقا کے استقبال کے لئے مشن ہاؤس میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور کی آمد تک مشن ہاؤس کا احاطہ ان پروانوں سے بھر چکا تھا۔ شدید سردی تھی لیکن یہ عشاق موسم کی شدت کی پرواہ کئے بغیر اپنے آقا کی آمد کے انتظار میں کھلے آسمان تلے کھڑے تھے، ان میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے نو مبائعین بھی تھے۔ سیاہ رنگ والے بھی تھے اور سفید رنگ والے بھی تھے۔ عربی بھی تھے اور عجمی بھی تھے اور سبھی ایک ہی صف میں ایستادہ تھے اور اپنے پیارے آقا کی آمد پر محبت و فدائیت کے نغمے الاپ رہے تھے۔ ان نو مبائعین میں سے بہت سے ایسے تھے جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چہرہ مبارک کو قریب سے دیکھا تھا۔ حضور کے عشق میں مخمور ہو کر جب یہ استقبالیہ گیت انی معك یا مسرور پیش کر رہے تھے تو یوں لگتا تھا کہ یہ تربیت یافتہ پرانے احمدی ہیں۔ لیکن یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ایک ایک دو دو ماہ قبل بیعت کی تھی۔ ان میں مراکش، الجزائر، یمن اور موریطانیہ کے باشندے بھی تھے۔ نائیجر، نائیجیریا، غانا، ٹوگو، آئیوری کوسٹ، کونگو اور بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے بھی تھے۔

دوسری طرف خوبصورت لباس میں ملبوس بچیاں بھی کورس کی صورت میں استقبالیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں اور خواتین شرف زیارت کی سعادت پا رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ان عشاق کے درمیان 15 منٹ تک رونق افروز رہے اور مربی سلسلہ حافظ احسان سکندر صاحب سے نو مبائعین کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ہر چھوٹے بڑے کی زبان سے فدائیت کا اظہار ہو رہا تھا۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور نماز کی تیاری کی ہدایت کر کے اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد کے پیش نظر مشن کے احاطہ میں ایک مارکی لگا کر نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آٹھ بچوں اور چار بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔

عزیزم جہانزیب بابر، برہان احمد، احمد شہزاد منصور، راشد احمد، مصور بیگ، معارج وسیم، رانا اسامہ زبیر، رحنا داؤد، عزیزہ نویدہ داؤد، مصباح ندیم، سفینہ طاہر اور عزیزہ امۃ المصور۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

یہاں برسلز میں حضور انور کا قیام مشن ہاؤس ''بیت السلام'' کے رہائشی حصہ میں ہے۔ مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ برسلز میں جماعت کا یہ مشن ہاؤس شہر کے سنٹر سے مغرب کی جانب 10 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کا رقبہ 1.85 ایکڑ ہے۔ جس میں پہلے سے ہی بعض عمارات تعمیر شدہ موجود ہیں۔

اگست 1985ء میں یہ جگہ مجموعی طور پر اس وقت کی مقامی کرنسی میں 88 لاکھ 12 ہزار بیلجیئم فرانک میں خریدی گئی۔

جماعت بیلجیئم کا تعارف

ملک بیلجیئم میں جماعت کا باقاعدہ قیام 1982ء میں ہوا۔ اس وقت سات خدام، چار بچے اور چند خواتین تھیں۔ جماعت بیلجیئم بھی ان ممالک میں سے ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی ترقی کی ہے اور اب یہاں آباد احمدیوں کی تعداد چودہ سو سے زائد ہے اور برسلز کے علاوہ انٹورپن ہاسلٹ، Eupen، Liege، Lieer، ST. Truiden، Beringean، Oosteni اور Turnhout کے مقام پر بڑی فعال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور جماعت کی تعداد نئے داخل ہونے والوں کے ساتھ مسلسل بڑھ رہی ہے اور ہر آنے والا دن نئی کامیابیوں کی نوید لے کر طلوع ہوتا ہے۔ اب حکومت کے بعض سرکردہ حکام کا رابطہ بھی جماعت کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔

چیف منسٹر برائے جرمن سپیکنگ کا خط

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیلجیئم آمد پر چیف منسٹر برائے جرمن سپیکنگ بیلجیم Hon. Mr. Karl Heinz Lambertz نے حضور انور ایدہ اللہ کو خوش

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

مکرم رشید احمد صاحب نظارت امور عامہ ربوہ

مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ

قسط اول

مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ کی وفات کو قریباً 9 سال گزر چکے ہیں۔ ان کی جماعتی خدمات اور حسین یادیں ناقابل فراموش ہیں۔ وہ ایک انتھک وجود تھا۔ سلسلہ کو جب بھی ان کی ضرورت پیش آئی وہ سب کچھ چھوڑ کر فوراً حاضر ہو جاتے۔

موصوف بہت سی خوبیوں کے مالک تھے وہ غریب پرور، بے سہارا لوگوں کا خیال رکھنے والے، مہمان نواز، صلہ رحمی اور خدمت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ بزرگوں کا بے حد احترام کرتے اور جب بھی ربوہ آتے اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی صحبت سے فیضیاب ہوتے۔ انہیں پرانے تاریخی واقعات ازبر تھے جن پر اُن سے تبادلہ خیالات کرتے۔

جماعتی مقدمات کو پوری لگن اور محنت سے تیار کرتے اور مکمل تیاری سے عدالت میں پیش ہوتے۔ گواہوں پر جرح کا اُنہیں اعلیٰ ملکہ حاصل تھا۔ عدالت میں پورے اعتماد کے ساتھ بحث کرتے اور اکثر مقدمات میں کامیابی حاصل کرتے۔

مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب کو سیشن اور ہائیکورٹ کے مقدمات سے فرصت نہ ملتی۔ 1974ء میں ایک احمدی نوجوان کو سیشن کورٹ سے سزا ہوئی جو ہائیکورٹ نے بھی بحال رکھی۔ ملزم کے عزیزوں نے اصرار کیا کہ آپ ہی سپریم کورٹ میں پیش ہوں۔ چنانچہ مکرم خواجہ صاحب ایک اور سینئر وکیل کے ساتھ سپریم کورٹ میں پیش ہوئے جس پر وہ نوجوان سپریم کورٹ سے بَری ہو گئے۔

موصوف 1930ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور 70 سال کی عمر میں 22 مئی 2000ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ سے حاصل کی اس کے بعد وکالت کی تعلیم لاہور سے مکمل کی۔ وکالت پاس کرنے کے بعد 1952ء میں باقاعدہ پریکٹس شروع کی اور خداداد ذہانت اور محنت سے اس پیشے میں بہت ترقی کی۔ عموماً مقدمات میں Defence کی طرف سے پیش ہوتے اور کامیاب ہوتے۔

میری ان سے پہلی ملاقات 1965ء کی جنگ کے بعد ہوئی جب حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور دیگر بزرگوں کے ساتھ جنگ سے متاثرہ افراد کو جو سیالکوٹ کے مختلف علاقوں کے کیمپوں میں ٹھہرے ہوئے تھے ملنے گئے۔ خاکسار بھی ان بزرگوں کے ہمراہ تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے ان متاثرین کی خیریت دریافت کی اور اُنہیں مالی امداد دی۔ اس کے بعد موصوف سے گاہے بگاہے ملاقات ہوتی رہی۔ مگر 1974ء کے ابتلاء کے بعد آپ سے مسلسل رابطہ رہا۔

1974ء میں جب حالات خراب ہوئے تو آپ جون 1974ء میں ربوہ آ گئے۔ ان دنوں افراد جماعت پر متعدد مقدمات بنائے گئے۔ ان کی پیروی کے لئے آپ کو مسلسل تین ماہ ربوہ ٹھہرنا پڑا۔ اس عرصہ میں آپ نے اپنی پریکٹس کی کوئی پرواہ نہ کی بلکہ ہمیشہ جماعتی مقدمات کو ترجیح دی۔ جن لوگوں کے بچوں پر مقدمات قائم ہوتے اُنہیں تسلی دیتے اور ہر طرح سے ان کی راہنمائی کرتے۔

ان کے دل میں خلفاء کا بے حد احترام اور عقیدت کا جذبہ موجزن تھا۔ جب بھی امام وقت کی طرف سے بلایا جاتا حاضر ہوتے۔ جب آپ کو مسلسل تین ماہ ربوہ رُکنا پڑا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کی تعمیل میں آپ کو کچھ رقم بھجوائی گئی مگر آپ نے لینے سے معذرت کر دی۔

ایک مرتبہ آپ کو ذاتی کام کے سلسلہ میں کینیڈا جانا پڑا مگر 15 دن بعد بعض اہم جماعتی مقدمات کی وجہ سے وہاں مزید ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا اور واپس آ گئے۔

موصوف نے 26 سال عدالتی محاذوں پر بڑی جرأت اور دلیری سے مقابلہ کیا اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے رہے ان کا حافظہ بلا کا تھا۔ اُنہیں بے شمار حوالہ جات ازبر تھے۔ عدالت میں جب بھی کسی حوالہ کی ضرورت پیش آتی تو فوراً متعلقہ کتاب سے حوالہ نکال کر پیش کر دیتے۔ وہ جماعتی مقدمات کی پیروی پوری ذمہ داری سے کرتے۔ عدالتوں میں وقت مقررہ پر پہنچتے اور ملزمان کو بھی ہمیشہ وقت کی پابندی کرنے کی تلقین کرتے۔ استغاثہ کے گواہان پر مؤثر انداز میں جرح کرتے۔

1974ء کے فسادات میں کیمبل پور میں ایک معاند احمدیت اپنے ہاتھ میں بم پھٹنے سے ہلاک ہو گیا۔ جس پر جماعت کے تین افراد مکرم ملک منیر احمد صاحب ایڈووکیٹ، ان کے بھائی اور مکرم ظفر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر صاحب ضلع کیمبل پور پر قتل کا ایک جھوٹا کیس بنا دیا گیا۔ 1977ء میں اس کیس کی سماعت مکرم ظہیر الدین صاحب یوسفی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں شروع ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کی تعمیل میں جماعت کے سینئر وکلاء نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اس کیس کی پیروی کی۔ ان وکلاء میں مکرم خواجہ صاحب بھی شامل تھے۔ جب مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب نے مخالف گواہان پر جرح شروع کی تو ایک مقامی وکیل جن کا نام غالباً سردار ممتاز علی صاحب تھا اور وہ کسی وقت وزیر بھی رہ چکے تھے۔ اس بحث پر بہت خوش ہوئے۔ تین دن تک اس مقدمہ کی سماعت جاری رہی، بعد میں عدالت نے تینوں ملزمان کو بَری کر دیا۔

ایک مرتبہ مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب نے بتایا کہ فوجداری وکیل قتل کیس میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپے فیس کا مطالبہ کرتے ہیں۔ مگر میرا ضمیر یہ نہیں مانتا کہ لوگوں کے گھر بار بکوا کر اتنی بڑی رقوم لوں۔ میں مناسب حد تک فیس لیتا ہوں اور بعض اوقات ان کی غربت کے پیش نظر فیس بھی نہیں لیتا۔ چنانچہ انہوں نے ایک اور واقعہ اس طرح بتایا کہ ضلع کچہری کے ایک مددگار کے بیٹے سے قتل ہو گیا وہ روتا ہوا ان کے پاس آیا اور کہا کہ میرے گھر میں تو کھانے کے لئے بھی نہیں اور اب یہ مصیبت آن پڑی ہے۔ آپ نے اُسے تسلی دی کہ آپ جائیں میں آپ کے بیٹے کا مقدمہ مفت لڑوں گا۔ اس طرح وہ دعائیں دیتا ہوا واپس چلا گیا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک قتل کیس میں آپ کو ملزم پارٹی نے وکیل مقرر کیا انہوں نے فیس کے لئے کافی بڑی رقم پیش کی مگر آپ نے جو جائز فیس بنتی تھی لے لی اور بقیہ رقم واپس کر دی۔

اس طرح ایک پارٹی نے آپ کو اپنے مقدمہ میں وکیل کرنا چاہا۔ آپ نے مقدمہ کی F.I.R پڑھی۔ ملزم نے اپنی بیوی کو قتل کیا ہوا تھا۔ آپ نے انہیں کہا کہ اصل واقعہ بتائیں۔ جب قاتل نے آپ کو سارے واقعات بتائے تو آپ نے اسے کہا کہ میں ایسے ظالم آدمی کا کیس نہیں لڑ سکتا۔ آپ کسی اور کو وکیل مقرر کر لیں۔

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب آف اوکاڑہ کو ایک سفاک نے عیدالاضحی کے روز 18 ستمبر 1983ء کو چھرا گھونپ کر اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔ جماعت اوکاڑہ کے لئے یہ ایک بہت بڑا سانحہ تھا۔ اُسی دن مکرم خواجہ سرفراز صاحب کو مرکز کی طرف سے اوکاڑہ پہنچنے کی ہدایت ہوئی۔ خاکسار بھی مکرم شیخ ناصر احمد صاحب آپ کی ربوہ تدفین کے بعد سوگواران کے ہمراہ اوکاڑہ پہنچا۔ مکرم خواجہ صاحب عید کی مصروفیات چھوڑ کر خاکسار سے پہلے اوکاڑہ پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے ان کے عزیز واقارب سے اظہار تعزیت کیا اور اس سانحہ پر تسلی دی نیز مقدمہ کے سلسلہ میں مقامی وکلاء سے مشاورت کی۔

مقامی جماعت نے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کی بے حد تعریف کی ان کے بارے بتایا کہ وہ ایک دیانتدار، خوش اخلاق اور ہمدرد انسان تھے وہ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ جوگاہک ایک مرتبہ ان کی دکان پر آتا ان کے حسن سلوک اور دیانتداری کی وجہ سے متاثر ہوتا اس وجہ سے انہوں نے کاروبار میں بہت ترقی کی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا تھا جو سب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ان میں سے ایک سرجن ڈاکٹر اور دوسرے نے پی ایچ ڈی انجینئرنگ کی ہے۔

مکرم خواجہ صاحب نے 1974ء سے 2000ء تک مسلسل جماعتی مقدمات کی پیروی میں پاکستان بھر کی عدالتوں میں پیش ہو کر خدمت کی توفیق پائی۔ وہ اس عرصہ میں ربوہ، چنیوٹ، جھنگ، فیصل آباد، سرگودھا، میانوالی، جہلم، گجرات، گوجرانوالا، سیالکوٹ، ڈسکہ، پسرور، نارووال، وزیر آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، راولپنڈی، لاہور، کھاریاں، خوشاب، کیمبل پور، ملتان، اوکاڑہ، کراچی اور اسلام آباد کی عدالتوں میں پیش ہوتے رہے۔ میرے اندازے کے مطابق ان 26 سالوں میں ان مقدمات کی پیروی کے سلسلہ میں انہوں نے قریباً دو اڑھائی لاکھ میل سفر طے کیا ہو گا۔ ابتدائی سالوں میں فلائنگ کوچ اور دیگر ذرائع سے ربوہ اور دیگر مقامات پر جاتے رہے مگر بعد میں صحت خراب ہونے کی بناء پر کار استعمال کرتے رہے۔ ان 26 سالوں میں جس قدر جماعتی مقدمات کی پیروی کرتے رہے ان کی جماعت سے کوئی فیس نہ لی بلکہ ان میں سے اکثر کے عدالتی اخراجات بھی خود ادا کرتے رہے۔ بعض اوقات ہوائی جہاز کے ذریعہ جانا پڑا تو اس کے اخراجات بھی خود برداشت کئے۔

یوں تو آپ کو پنجاب کے کافی اضلاع میں مقدمات کی پیروی کی توفیق ملی مگر سال 89ء اور 90ء میں روزنامہ الفضل اور دیگر جماعتی رسائل پر یکے بعد دیگرے مقدمات درج ہونے پر آپ کو بطور خاص خدمت کی توفیق ملی۔ الفضل اور دیگر رسائل پر سال 89ء اور 90ء میں 157 افراد کے خلاف 44 مقدمات قائم ہوئے۔ اس طرح ایڈیٹر، پبلشر اور پرنٹر وغیرہ کی ضمانت قبل از گرفتاری اور ضمانتوں کی کنفرمیشن کے سلسلہ میں بے حد مصروف رہے اور تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انہیں سیالکوٹ سے ربوہ آنا پڑتا۔ الفضل کے ایک مقدمہ میں مکرم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل، مکرم آغا سیف اللہ صاحب پبلشر اور مکرم قاضی منیر احمد صاحب پرنٹر اور رسالہ انصار اللہ کے دوسرے مقدمہ میں مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیٹر انصار اللہ اور مکرم چوہدری ابراہیم صاحب پبلشر کی ضمانت قبل از گرفتاری کے لئے سیشن کورٹ میں درخواست دی گئی جو نامنظور ہو گئی جس پر ان سب دوستوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

ضمانت کی منسوخی کے بعد ہائیکورٹ کی طرف رجوع کیا گیا مگر متعلقہ جج صاحب کے رخصت پر جانے کی وجہ سے درخواست واپس لے کر دوبارہ سیشن کورٹ میں بعد از گرفتاری ضمانت کی درخواست دائر کی گئی جو منظور ہو گئی۔ اس طرح ایک ماہ سے زائد عرصہ گرفتار رہنے کے بعد یہ سب دوست ضمانت پر رہا ہوئے۔

1984ء میں جماعت کے خلاف آرڈیننس جاری ہوا تو بے شمار افراد جماعت کے خلاف مقدمات بنائے گئے۔ مکرم خواجہ صاحب نے ان مقدمات کی پیروی بڑی ہمت اور دلیری سے کی اور اپنے آپ کو ہمہ وقت جماعت کے لئے وقف کر دیا۔ اس عرصہ میں ان کے ذاتی مقدمات جو سیالکوٹ میں زیر سماعت ہوتے وہ عدالتیں ان کی مصروفیات جانتے ہوئے مؤخر کر دیتیں۔

مقامی عدالتیں ان کا بے حد احترام کرتیں ایک

دفعہ خاکسار سیالکوٹ میں موجود تھا کہ ایک عدالت کا قاصد آیا کہ صاحب نے آپ کو یاد کیا ہے۔ مکرم خواجہ صاحب مجھے بھی ہمراہ لے گئے ہم دونوں عدالت پہنچے تو دو پارٹیوں کے وکلاء ایک معاملہ میں بحث کر رہے تھے۔ عدالت نے مکرم خواجہ صاحب سے زیر بحث معاملہ میں قانونی رائے چاہی چنانچہ مکرم خواجہ صاحب نے اپنا نقطۂ نظر پیش کیا جس پر عدالت نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

خلفاء سلسلہ سے عقیدت اور احترام

آپ خلفاء سلسلہ سے دلی عقیدت رکھتے تھے ان کے ہر حکم کی تعمیل اپنا جزو ایمان سمجھتے۔ جب بھی اُنہیں بلایا گیا تو فوراً حاضر ہو جاتے اور جو حکم ملتا اس کی بجا آوری میں فرحت محسوس کرتے۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے رات دس بجے کے قریب حکم ہوا کہ مکرم خواجہ صاحب کو فوری بلایا جائے چنانچہ خواجہ صاحب کو اطلاع دی گئی انہوں نے کہا کہ میں تیار ہوں آپ آجائیں۔ چنانچہ ہم اُسی وقت گاڑی پر سیالکوٹ روانہ ہوئے قریباً رات اڑھائی بجے ہم سیالکوٹ پہنچے تو خواجہ صاحب بالکل تیار بیٹھے انتظار کر رہے تھے اس وقت ہمارے ساتھ ربوہ چل پڑے۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم خواجہ صاحب کو بلایا گیا۔ حضور انور نے اُنہیں اسلام آباد جانے کا ارشاد فرمایا۔ اس موقع پر مکرم خواجہ صاحب نے حضور انور کی خدمت میں میرے بارہ میں عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو اُسے بھی ساتھ لے جاؤں جس پر حضور انور نے فرمایا کہ اُسے یہاں کام ہوتے ہیں آپ گپ شپ کے لئے کسی اور کو ساتھ لے جائیں یہ بات مکرم خواجہ صاحب نے مجھے ملاقات کے بعد بتائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت اقدس میں جب موصوف کے بارہ میں مقدمات کی پیروی کی رپورٹیں جاتیں تو انہیں بڑے پیارے خطوط ملتے جس سے وہ بے انتہا خوش ہوتے۔ چنانچہ حضور انور نے اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ!

"پیارے سرفراز ابتلاء کے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت کی نمایاں خدمت کرنے کی توفیق دی ہے۔ آپ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا ہے۔ آپ کی ان قابل قدر خدمات کی وجہ سے میرے دل کی گہرائی سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کا بہترین اجر عطا فرمائے اور ان کے مثبت نتائج برآمد ہوں، مزید خدمات کی توفیق دے اور اپنے فرشتوں سے مدد فرمائے۔ اللہ آپ کی وکیلانہ صلاحیتوں کو اُجاگر فرمائے اور کامیابیاں عطا کرے۔ تمام عزیزوں کو میرا محبت بھرا اسلام کہہ دیں"۔

اکتوبر 1988ء میں مکرم عبدالقدیر صاحب قمر مربی سلسلہ اور ان کے دو نسبتی بھائیوں پر دفعہ 298/C کا مقدمہ قائم ہوا۔ جو بعد میں دفعہ 295/C میں تبدیل کر دیا گیا۔ یہ کیسے ہوا اس کی تفصیل لمبی ہے جو اس وقت ضبط تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ اس کیس میں سیشن کورٹ سے ان تینوں کو عمر قید کی سزا ہو گئی۔ پھر ہائی کورٹ سے بھی ضمانت نہ ہو سکی جس کی وجہ سے بہت فکر مندی تھی۔ مکرم خواجہ صاحب نے اس کیس کی ضمانت کے لئے سپریم کورٹ میں درخواست کی، جہاں سے ضمانت منظور ہو گئی۔ مکرم خواجہ صاحب نے بتایا کہ مجھے ضمانت منظور ہونے پر بے انتہا خوشی ہوئی۔ اسی دوران عدالت کے ایک اہلکار نے مجھے اس ضمانت پر مبارکباد دی۔ میں نے خوشی میں ہی جیب میں ہاتھ ڈالا تو ایک ہزار کا نوٹ نکلا میں نے یہ رقم اُسے دے کر کہا کہ مجھے اس قدر خوشی ہے کہ اگر جیب سے اور بھی کچھ نکل آتا تو وہ بھی پیش کر دیتا۔ اس فیصلہ کی اطلاع پر حضور انور نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور مکرم خواجہ صاحب کو اپنی جیب سے بیس ہزار روپے انعام بھجوایا اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو تاکید کی کہ خواجہ صاحب جماعت کی طرف سے کوئی پیسہ نہیں لیتے اس لئے انہیں وضاحت کر دیں کہ یہ انعام میری طرف سے ہے۔ چنانچہ یہ رقم دینے کے لئے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے خاکسار کو سیالکوٹ بھجوایا اور حضور انور کا جو ارشاد تھا وہ انہیں سنایا گیا کہ یہ رقم حضور انور نے اپنی طرف سے بطور انعام بھجوائی ہے جس پر انہوں نے قدرے ہچکچاہٹ کے بعد یہ رقم قبول کر لی۔

مکرم خواجہ صاحب جماعتی مقدمات کی وجہ سے اکثر سیالکوٹ سے غیر حاضر رہتے۔ ایک دن آپ ربوہ کے مقدمات سے فارغ ہو کر سیدھے سیالکوٹ کچہری پہنچے۔ اس دن خواجہ صاحب کے کچھ کیس عدالت میں لگے ہوئے تھے۔ چیمبر میں پہنچنے پر آپ کے منشی نے کہا کہ آپ کئی کئی دن کچہری سے غیر حاضر رہتے ہیں۔ مقدمے والے لوگ پریشان ہو کر واپس چلے جاتے ہیں۔ مکرم خواجہ صاحب نے کہا کہ منشی صاحب آپ گھبرائیں نہیں مجھے آپ کی پریشانی کا علم ہے۔ تھوڑی دیر بعد خواجہ صاحب کے تین چار مؤکل آئے اور انہوں نے ایک لاکھ روپے کے قریب رقم انہیں فیس دی جس پر آپ نے منشی صاحب کو آواز دی اور کہا کہ یہ دیکھیں، پیسے ہی پیسے آگئے ہیں، جتنے چاہتے ہیں لے لیں۔

ایک دن خاکسار ان کے ہمراہ لاہور جا رہا تھا۔ جب کار شیخوپورہ پہنچی تو آپ نے ڈرائیور سے کہا کہ ذرا کار ضلع کچہری کی طرف موڑیں۔ ہم تینوں ایک جج صاحب کی عدالت میں گئے۔ صبح کا وقت تھا جج صاحب ابھی آکر بیٹھے ہی تھے۔ ان سے بڑے خوشگوار ماحول میں علیک سلیک ہوئی اور خیریت دریافت کرنے کے بعد آپ نے جج صاحب سے کہا کہ جب آپ سیالکوٹ تعینات تھے تو اس وقت آپ نے فلاں کیس میں ایک عورت اور ایک مرد کو سزائے موت دی تھی۔ میرے نزدیک وہ سزا غلط تھی آج اس کیس کی اپیل ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے اور وہ انشاء اللہ بری ہوں گے۔ جج صاحب ہنس پڑے اور خواجہ صاحب کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ مگر آپ نے وقت کی کمی کے باعث معذرت کر لی۔ اسی دن گیارہ بجے ہائی کورٹ میں اس کیس پر بحث شروع ہوئی جو ایک گھنٹہ جاری رہی۔ مکرم خواجہ صاحب نے بڑے عمدہ طریق سے کیس پیش کیا۔ اس کے بعد عدالت نے بحث کے لئے یہ کیس دوسرے دن پر ملتوی کر دیا۔ دوسرے دن بحث کی تکمیل کے بعد عدالت نے ہر دو ملزمان کو بَری کر دیا۔

بزرگوں کا احترام

بعض بزرگ عدالتی مقدمات میں مشورے کیلئے آپ کے پاس آتے تو ان کی صحیح راہنمائی کرتے۔ آپ کو ان بزرگوں کے بارے میں بڑا درد تھا چنانچہ آپ نے ان کے معاملات خود اپنے ہاتھ میں لئے اور بڑی محنت اور کاوش سے ان مقدمات کی عدالتوں میں پیروی کی اور کامیاب ہوئے۔ اس طرح ان بزرگوں کو ان کی پریشانی سے نجات دلائی اور ان کو لاکھوں روپے کے نقصان سے بچا لیا۔

جماعت کے جو بزرگ سیالکوٹ جاتے ان کا بے حد احترام کرتے ان کے آرام اور آسائش کا ہر طرح خیال رکھتے۔ اس ضمن میں مکرم خواجہ صاحب کے والد مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب کا ذکر خیر کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ بھی بڑے مہمان نواز اور خدمت گزار تھے۔ ہر آنے والے کا بڑا خیال رکھتے۔ سیالکوٹ میں جماعتی کیسوں میں اسیر ہونے والے افراد جماعت کو جیل میں کھانا بھجواتے۔ جماعت کے مال کو سنبھالنے کی بڑی تڑپ رکھتے تھے۔ انہوں نے سیکرٹری جائیداد ہونے کی وجہ سے جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی جائیداد سنبھالنے میں اہم کردار ادا کیا۔

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب سے ملاقات

آپ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت ضلع لاہور کے داماد تھے مگر آپ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی بزرگی کا ویسے بھی بے حد احترام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت چوہدری صاحب کافی دنوں سے پاکستان آئے ہوئے تھے مگر خواجہ صاحب اپنی مصروفیات کی وجہ سے ملاقات کے لئے نہ جا سکے۔ ایک دن اتفاق سے میں لاہور میں تھا خواجہ صاحب انہیں ملنے کے لئے ان کی کوٹھی البدر لاہور چھاؤنی گئے اور مجھے بھی ہمراہ لے گئے یہ عصر کا وقت تھا۔ محترم چوہدری صاحب اس وقت البدر کوٹھی کے اندر سیر کر رہے تھے۔ السلام علیکم کہنے کے بعد حضرت چوہدری صاحب ہمیں اپنی کوٹھی کے اندر لے گئے اور ملازم سے کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں ان کو چائے پلائیں۔ میں ابھی آتا ہوں۔ دراصل حضرت چوہدری صاحب سیر مکمل کرنا چاہتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت چوہدری صاحب سیر کے دوران تسبیحات پڑھتے جاتے ہیں اور سیر کے دوران دعاؤں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ مغرب کی اذان پر حضرت چوہدری صاحب سیر ختم کر کے آگئے اور کہا آپ وضو کر لیں اور نمازیں پڑھ لیں، پھر باقی باتیں کرتے ہیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب کے نواسے نے نماز مغرب پڑھائی، پھر کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد ہماری واپسی ہوئی۔

دوسری مرتبہ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب نے ملاقات پر خواجہ صاحب سے پوچھا کہ آپ نے لاہور جانا ہے تو آجائیں میرے پاس جگہ ہے۔ مکرم خواجہ صاحب نے میرے بارے میں بھی پوچھا تو انہوں نے فرمایا دو آدمیوں کی گنجائش ہے۔ آپ آجائیں چنانچہ ہم فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفتر کے سامنے سے حضرت چوہدری صاحب کے ساتھ لاہور کے لئے روانہ ہوئے حضرت چوہدری صاحب سارے راستہ میں درود شریف اور تسبیحات پڑھتے رہے اور راستہ میں کسی سے مخاطب نہ ہوئے۔ لاہور پہنچنے پر پہلے ہمیں مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب کے مکان واقع سرور روڈ پر اتارا پھر اپنے گھر روانہ ہوئے۔ محترم خواجہ صاحب نے حضرت چوہدری صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ ان دو واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت چوہدری صاحب کبھی وقت کا ضیاع نہ ہونے دیتے۔ جب بھی وقت ملتا دعاؤں میں مصروف ہو جاتے۔

مکرم خواجہ سرفراز صاحب فیصل آباد تشریف لے جاتے تو حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد سے ضرور ملاقات کے لئے جاتے۔ حضرت شیخ صاحب ان سے جماعتی مقدمات کے بارے تبادلہ خیالات کر کے بہت خوش ہوتے۔ حضرت شیخ صاحب ملاقات پر اکثر چائے وغیرہ پیش کرتے۔ ایک مرتبہ وقت کی کمی کے باعث اجازت چاہی تو حضرت شیخ صاحب نے دو لفافوں میں خشک میوہ جات ڈال کر خواجہ صاحب کو دیئے کہ آج آپ نے ہماری چائے نہیں پی اس لئے یہ پھل راستہ میں استعمال کر لیں محترم خواجہ صاحب جب ربوہ تشریف لاتے تو آپ دارالضیافت قیام کرتے اور ان کی خواہش ہوتی کہ جس کمرہ میں حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب ٹھہرتے ہیں اگر وہ خالی ہے تو وہی انہیں دے دیا جائے عموماً انہیں وہی کمرہ مل جاتا۔

مکرم خواجہ صاحب کو کئی سال مجلس مشاورت کے موقع پر بطور نمائندہ خاص شامل ہونے کی توفیق ملی۔ دو مرتبہ جماعتی نمائندہ کے طور پر جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شامل ہوئے۔ تیسری مرتبہ جانے کی منظوری آئی مگر آپ نے جماعتی مقدمات میں مصروف ہونے کی وجہ سے جانے سے معذرت کر لی۔

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

حالات زندگی مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید

برصغیر کے باکمال شیر دل نڈر سپہ سالار عالم دین مجاہد فی سبیل اللہ بزرگ انسان تھے۔ آپ حضرت مولوی عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے پوتے، بڑے فاضل اجل اور ذہین وفطین تھے۔

(تواریخ عجیبیہ موسوم بہ سوانح احمدی ص187)

باکمال جنرل

مولانا شہید ہمیشہ سپاہیانہ وضع رکھتے تھے۔ چست پاجامہ، سر پر پیچیدہ عمامہ اور تلوار کو حمائل کئے رہتے تھے۔ سید صاحب کے واقعات جنگ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید بڑے باکمال جنرل اور فن جنگ سے آگاہ تھے۔

آپ نے بہت ساری کتب لکھی ہیں ان میں ایک ''تقویت الایمان'' ہے یہ کتاب توحید، اتباع سنت کی خوبی اور شرک وبدعت کی برائی میں ایک لاثانی کتاب ہے۔

(تواریخ عجیبیه موسوم به سوانح احمدی ص195)

عظیم کارنامہ

مولوی محمد اسماعیل صاحب حضرت مولوی سید احمد بریلوی کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ آپ کے وقت میں یہ بری رسم جاری ہو چکی تھی کہ بیوہ شادی نہ کرے۔ بیوگی میں زندگی گزارنا ثواب کا باعث ہے، اگر کوئی بیوہ نکاح ثانی کا ارادہ کرتی تو اسے نہایت ہی معیوب اور گناہ خیال کیا جاتا۔ ہندو عورتیں بیوہ ہو جاتیں تو وہ اپنے مرنے والے شوہر کے ساتھ جل کرستی ہو جاتیں اور ان ستی ہونے والیوں کا بڑا نام تھا اور عزت سے یاد کیا جاتا تھا اسی سے متاثر ہو کر مسلمانوں میں بیوہ کا نکاح کرنا گناہ جرم اور عار سمجھا جاتا تھا۔ آپؒ نے اس قبیح رسم کو اپنے عملی نمونہ سے ختم کیا۔ چنانچہ تھانیسری صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

''مولوی محمد اسماعیل صاحب نے باتباع فعل سید احمد شہید بریلوی کے شہر دہلی میں سب سے پہلے اپنی بیوہ ہمشیرہ کبرسن کا نکاح مولوی عبدالحی صاحب سے کر کے رانڈوں کے نکاح کرانے پر کمر باندھی اور نکاح ثانی کی فضیلتیں اور اس کے عیب سمجھنے کی برائیاں ایسی وضاحت اور خوبی کے ساتھ بیان کرنی شروع کیں کہ ہزارہا رانڈوں کے نکاح ثانی خاص شہر دہلی میں ہو گئے۔

ایک معتبر شخص کہتا تھا اس وقت قریب دس ہزار کے بے کس اور بے بس رانڈیں (بیوائیں) آپ کی سعی اور کوشش سے شوہر والیاں ہو گئیں اور آپ کی بدولت یہ رسم زبوں ہمیشہ کے واسطے شہر دہلی سے اٹھ کر سنت رسول ﷺ جاری ہو گئی''۔

(تواریخ عجیبیہ موسوم بہ سوانح احمدی ص190)

آپ کی غیرت ایمانی کا ایک واقعہ

حضرت مصلح موعود ''شہید بالاکوٹ'' کی غیرت ایمانی کا ایک واقعہ یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

سید اسماعیل شہید جو تیرھویں صدی میں گزرے ہیں حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے مرید تھے اور سید احمد صاحب بریلوی سکھوں سے جہاد کرنے کے لئے پشاور کی طرف گئے ہوئے تھے۔ سید اسماعیل صاحب کسی کام کے لئے دہلی آئے ہوئے تھے۔ جب دہلی سے واپس جاتے ہوئے۔ کیمبل پور کے مقام پر پہنچے۔ تو کسی نے ان سے ذکر کیا کہ اس دریا کو یہاں سے تیر کر کوئی شخص نہیں گزر سکتا۔ اس زمانہ میں صرف فلاں سکھ ہے جو گزر سکتا ہے۔ مسلمانوں میں سے کوئی اس کا مقابلہ کرنے والا نہیں۔ وہ وہیں ٹھہر گئے اور کہنے لگے کہ اچھا ایک سکھ ایسا کام کرتا ہے کہ کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ اب جب تک میں اس دریا کو پار نہ کر لوں گا میں یہاں سے نہیں ہلوں گا۔ چنانچہ وہیں انہوں نے تیرنے کی مشق شروع کر دی اور چار پانچ مہینہ میں اتنے مشاق ہو گئے کہ تیر کر پار گزر رے اور پار گزر کر بتا دیا کہ سکھ ہی اچھے کام کرنے والے نہیں بلکہ مسلمان بھی جب چاہیں ان سے بہتر کام کر سکتے ہیں''۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص256)

شہادت اور تدفین

یہ عالم نبیل فاضل جلیل مجاہد فی سبیل جو فخر اہل اسلام ہند تھا واقعہ 24 ماہ ذیقعد 1246ھ بوقت ظہر بالاکوٹ میں شہید ہوا۔

(تواریخ عجیبیہ موسوم بہ سوانح احمد ص198)

آپ کی قبر بالاکوٹ میں موجود ہے۔

(تواریخ عجیبیہ موسوم بہ سوانح احمدی ص193)

راقم الحروف کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ بالاکوٹ میں آپ کی مرقد پر حاضر ہو کر دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر تا ابد رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

مکرم محمد یسین احمد صاحب

قرآنی پیشگوئی کی مصداق

نہر پانامہ PANAMA CANAL

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

کہ اس نے دو سمندروں کو اس طرح چلایا ہے کہ وہ ایک وقت میں مل جائیں گے۔ (سورۃ رحمٰن:20)

حضرت مصلح موعود تفسیر صغیر کے حاشیہ میں اس آیت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس میں نہر سویز اور نہر پانامہ کی پیشگوئی ہے۔ فرمایا کہ دو سمندر قریب قریب ہیں لیکن ان کے درمیان خشکی ہے۔ ایک دن وہ مل جائیں گے۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے یہ دونوں چیزیں سویز اور پانامہ سے بکثرت نکلتی ہیں اور دونوں نہروں نے بحیرہ قلزم اور روم کو ایک طرف ملا دیا ہے اور دوسری طرف بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل کو ملا دیا ہے۔

یہ بیسویں صدی میں قرآن کی سچائی کا ایک بہت واضح ثبوت ہے اور قرآن کریم کے زندہ معجزات اور پیش گوئیوں کے لئے زندہ ثبوت ہے۔

پانامہ وسطی امریکہ کی ایک ریاست ہے۔ جو دو سمندروں بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کے درمیان باریک پٹی کی صورت میں واقع ہے اور کئی مقامات سے یہ پٹی اتنی باریک ہے کہ دونوں سمندروں کے درمیان صرف چند میل کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ اسی طرح یہ ریاست شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ کے براعظموں کو بھی ملاتی ہے۔ اس امر کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی کہ شمالی امریکہ کا سفر کئی ہزار میلوں اور کئی دنوں پر مشتمل تھا۔ جو طے کرنا کافی مشکل تھا۔ 16ویں صدی عیسوی میں سپین کے حکمرانوں کو خیال آیا کہ ایک نہر ہونی چاہئے جس سے یہ مشقت ختم ہو مگر اس وقت یہ ممکن نہ ہو سکا۔ اسی طرح گاہے بگاہے مختلف حکمرانوں، ملکوں اور کمپنیوں نے اس کو بنانے کی کوشش کی۔ مگر ناکامی ہوئی۔ بالآخر 20ویں صدی میں جدید مشینری کی بدولت ایسا ممکن ہوا۔ امریکہ نے اس کو بنانے کا ذمہ لیا۔ 1903ء میں کام شروع ہوا اور 1914ء میں تکمیل عمل میں آئی۔ یہ نہر 64 کلومیٹر لمبی ہے اور 41 فٹ گہری ہے۔ بشمول ان دونوں حصوں کے جہاں سے دونوں سمندروں سے جہاز اس میں داخل ہوتے ہیں۔ اس نہر پر 350 ملین ڈالر خرچہ ہوا۔ 5 لاکھ مزدوروں نے اس کی تکمیل میں حصہ لیا۔ 15/اگست 1915ء کو پہلے جہاز نے اس میں سفر کیا۔ بعد ازاں Land Sliding اور جنگ عظیم اول (1914ء تا 1918ء) کی وجہ سے اس کو 1920ء تک بند کر دیا گیا۔ یہ نہر دنیائے انجینئرنگ اور 20 ویں صدی کا ایک شاہکار ہے۔

یہ نہر سفر کے لحاظ سے 3 حصوں میں تقسیم ہے۔ آخری حصہ میں اس کی بلندی سطح سمندر سے 26 میٹر 85 فٹ اونچی ہو جاتی ہے۔ اس نہر میں سفر کرنے کے بھی قواعد ہیں۔ جو جہاز اس میں بآسانی سفر کر سکتے ہیں ان کو Panamax کہتے ہیں۔ سوائے بڑے بحری بیڑوں کے اکثر جہاز اس میں سے گزرتے ہیں۔ یہ نہر امریکہ نے اپنے فوجی مقاصد کے لئے بنائی تھی اور شروع سے لے کر 31 دسمبر 1999ء تک اس کا کنٹرول امریکہ کے پاس رہا۔ 31 دسمبر 1999ء کو ایک معاہدہ کے تحت یہ پانامہ کے حوالے کی گئی۔ 1990ء سے اس کا ایڈمنسٹریٹر پانامہ کا مقامی باشندہ ہے۔ اس سے پہلے امریکہ کے ریٹائرڈ فوجی افسر اس پر مقرر رہے۔ انتظامیہ 9 اراکین پر مشتمل ہے جس کا کام ٹیکس وصول کرنا اور نہر کی حفاظت اور مرمت وغیرہ ہے۔ اس نہر سے جو آمد ہوتی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 96-1995ء میں اس نہر سے 15 ہزار جہازوں نے سفر کیا۔ جو 42 جہاز یومیہ بنتے ہیں۔ 1995ء میں جو سالانہ ٹیکس وصول ہوا وہ 450 ملین ڈالر تھا۔ اس نہر کی کھدائی کے دوران تقریباً 10 ہزار مزدور ہلاک ہوئے۔ جن میں زیادہ تر مچھروں کے کاٹنے سے ملیریا اور Yellow Fever کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ اس وقت یہ نہر پانامہ اتھارٹی کے تحت ہے اور اس کے ذریعہ ایک کثیر زر مبادلہ کمایا جا رہا ہے۔ یہ نہر قرآن مجید کی پیشگوئی کو بڑی شان سے پورا کر رہی ہے۔

بقیہ صفحہ 6 ذیابیطس

☆ پیروں کو کسی قسم کے انفیکشن سے بچائیں۔
☆ طرز زندگی میں تبدیلی پیدا کریں۔
☆ حقیقت کو قبول کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔
☆ قوت ارادی پیدا کریں۔
☆ خوش رہنے کی کوشش کریں۔
☆ غذا پر کنٹرول:

1۔ صبح کا ناشتہ ایک کپ چائے بغیر چینی کے، آدھا انڈا آملیٹ، ایک عدد سلائس۔

2۔ قبل دوپہر دودھ کا کپ بغیر بلائی

3۔ دوپہر کا کھانا آدھی پلیٹ سبزی دال چھوٹی چپاتی، سلاد چھوٹی پلیٹ چھوٹا سیب آدھا۔

4۔ شام کے وقت ایک کپ چائے بغیر چینی کے

5۔ رات کا کھانا آدھی پلیٹ دال ایک چھوٹی چپاتی ایک سیب چھوٹا چھلکے کے ساتھ۔

ذیابیطس (شوگر) کی وجوہات، اقسام، علامات اور احتیاطی تدابیر

جسم میں گلوکوز کی مقدار بڑھ جاتی اور شوگر بجائے ہضم ہونے کے خون میں جمع ہونے لگتی ہے

مکرم منور اقبال بلوچ صاحب

13 نومبر 2009ء ذیابیطس کا عالمی دن منایا گیا اور یہ دن منانے کا مقصد عوام میں اس کا شعور بیدار کرنا ہوتا ہے۔ آیئے ذیابیطس (شوگر) کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اصول صحت

(1) کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو یقیناً وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (یعنی حدود کے اندر رہو جسے عدل کہتے ہیں)۔ (سورۃ اعراف:32)

فطرت کی نافرمانی فطرت کے انتقام پر ختم ہوتی ہے اور اس کے اثرات انسانی جسم اور معاشرہ میں بگاڑ کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔

اصول صحت کا ذکر کرتے ہوئے سورۃ شعراء 80 میں انسان کو ایک خوبصورت انداز میں متوجہ کیا گیا ہے۔

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی (اللہ) مجھے شفا دیتا ہے''۔

اس میں قابل توجہ بات یہ ہے جو کہا گیا کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ جب انسان صحت کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نقصان کر بیٹھتا ہے تب وہ اللہ تعالیٰ انسان کو شفا دیتا ہے کیونکہ جتنے شر سامنے آتے ہیں یہ انسان کے خود پیدا کردہ ہوتے ہیں۔

انسانی جسم

انسانی جسم ایک سیل سے بنتا ہے۔ اس میں ہارمون Hormone ہوتے ہیں۔ جس میں لحمیات (Protein) ایمینو ترشے (Amino Acids) اور سٹیرائڈز (Steroids) شامل ہوتے ہیں۔ یہ ہارمون انسانی جسم میں پائے گئے غدود سے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض گلٹیاں ہارمون پیدا کرتی ہیں۔ شوگر کے حوالے سے لبلبہ (Pancreas) انسولین تیار کرتا ہے اور یہ ہارمون انسانی جسم میں زندگی کی حفاظت کرتے ہیں اور تمام جسمانی افعال خوبصورتی سے اپنے امور سرانجام دیتے ہیں اور لبلبہ سے انسولین خون میں شوگر کی مقدار کو کنٹرول میں رکھتی ہے۔

انسانی جسم کی خوراک

انسانی جسم کو کام کرنے کے لئے توانائی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ توانائی غذا سے حاصل ہوتی ہے۔ جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ عموماً مندرجہ ذیل اہم اجزا پر مشتمل ہوتی ہے۔

پروٹین: جو گوشت اور انڈے سے حاصل ہوتی ہے۔

چکنائی: جو گھی مکھن وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے۔

کاربوہائیڈریٹس: جو چینی، اناج، آلو، روٹی اور چاول سے حاصل ہوتے ہیں۔

اگر انسانی جسم میں ان کی مقدار زیادہ ہو جائے یا پھر جسم میں ان کا استعمال رک جائے تو پھر جسم میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

شوگر

کاربوہائیڈریٹس گلوکوز میں تبدیل ہو جاتا ہے اور گلوکوز جسمانی توانائی کا اہم حصہ ہے اور اگر اس کی مقدار جسم میں زیادہ ہو جائے تو ایک بیماری ذیابیطس Diabetes ہو جاتی ہے۔ ذیابیطس جسم میں پیدا ہونے والی ایسی ابنارمیلیٹی ہے جس سے کاربوہائیڈریٹ غذائی عناصر جسم کے استعمال میں نہیں آتے اور کاربوہائیڈریٹ سے جو شوگر بنتی ہے وہ ہضم ہونے کی بجائے خون میں جمع ہونے لگتی ہے اور اس کو ذیابیطس کہتے ہیں۔

ذیابیطس کے اعداد و شمار

یہ مرض زیادہ تر بیسویں صدی کا مرض ہے۔ اس صدی کے شروع میں انسان کو ہلاک کرنے کی ستائیسویں وجہ تھی لیکن اب یہ پانچویں نمبر تک آ گئی ہے۔ دنیا کی دو فیصد آبادی اس میں مبتلا ہے۔ لڑکوں میں یہ مرض لڑکیوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔

ذیابیطس کی وجوہات

اس بیماری کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ وراثت: یہ مرض وراثت میں چلتا ہے لیکن لازمی نہیں کہ وراثت کے حوالے سے سب بچوں میں موجود ہو۔ یہ نہ صرف باپ سے بیٹے یا ماں سے بیٹے کو منتقل ہوتی ہے بلکہ چچا، خالہ، پھوپھی کو بھی یہ مرض اگلی نسل میں منتقل ہونے کے چانسز ہیں۔

2۔ مٹاپا: ضرورت سے زیادہ کھانا، جسمانی ورزش نہ کرنے والوں میں بھی یہ مرض ہوتا ہے۔

3۔ وائرس: ''سٹیفلوکوکسی'' نامی جرثومے سے ہونے والی انفیکشن سے اس مرض کا گہرا تعلق ہے۔ اس انفیکشن کی صورت میں جسم میں کمزوری ہو جاتی ہے اور قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے اور اس مرض کے لاحق ہونے کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں۔

4۔ جذباتی دباؤ: لمبا عرصہ جذباتی یا اعصابی دباؤ بھی اس مرض کا سبب بنتا ہے۔

5۔ آٹو امیونٹی (Auto Immunity) جدید تحقیق کے مطابق یہ مرض ایک آٹو امیون بیماری ہے جس سے جسم کا مدافعتی نظام خود جسم کے خلاف عمل پیرا ہوتا ہے اور پنکریاز کو نقصان پہنچاتا ہے۔

6۔ گلینڈز (Glands): گروتھ (نشوونما) کے ہارمون کے زیادہ اخراج سے لبلبے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور اس پر دباؤ کے باعث اس کی کارکردگی پر اثر پڑتا ہے۔

7۔ عمر: 80 فیصد لوگوں میں یہ مرض 50 سال کے بعد لگتا ہے اور یہ بیماری درمیانی اور زیادہ عمر کے افراد کی بیماری ہے۔

8۔ لبلبہ: لبلبہ کی خرابی یا کارکردگی میں کمی، لبلبہ انسولین بناتا ہے۔ جب اس کی کارکردگی کم ہو جاتی ہے تو انسولین بننے کا عمل رک جاتا ہے۔ انسولین خون میں شوگر کی مقدار کو کنٹرول کرتا ہے۔

9: جگر کی خرابی: جگر کے امراض سے بھی یہ مرض ہو سکتا ہے۔

خون میں شوگر (Glucose) کی مقدار

خون میں شوگر کی مقدار جب درج شدہ مقدار (Limit) سے بڑھ جاتی ہے تو ہمیں علم ہوتا ہے کہ انسان میں ذیابیطس کا مرض شروع ہو چکا ہے۔

☆ نہار منہ Fasting میں 65-110 یعنی خون کی شوگر کی مقدار 65 سے کم اور 110 سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

☆ کھانے کے 3 گھنٹے کے بعد (Random) 160 کی مقدار سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

ذیابیطس کی اقسام

ٹائپ I: یہ مرض بچوں اور جوانوں میں ہوتا ہے۔

ٹائپ II: ادھیڑ عمر کے افراد کا مرض

ٹائپ I: ذیابیطس میں انسولین کی پیداوار تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔ اس میں انسولین بذریعہ ٹیکہ لیتے رہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

ٹائپ II: مٹاپا، غذا میں بے ترتیبی اور دوسرے تمام عوامل جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

ذیابیطس کی علامات

اس مرض کی علامات بیشمار ہیں۔ مندرجہ ذیل سب علامات بھی ہو سکتی ہیں۔ چند ایک بھی اس مرض کی علامت ہو سکتے ہیں۔

تھکاوٹ، بے چینی، بار بار پیاس لگنا، خارش، بار بار پیشاب آنا، وزن میں کمی، انفیکشن کا نہ ٹھیک ہونا۔

ذیابیطس کی پیچیدگیاں

اگر اس مرض کا مناسب علاج اور خوراک اور طرز زندگی پر کنٹرول نہ کیا جائے تو یہ مرض خطرناک صورتحال پیدا کر سکتا ہے۔

☆ خون کی نالیوں پر اثرات:

1۔ اس میں خون کی شریانیں موٹی اور سخت ہو جاتی ہیں جو انجائنا یا دل کے دورے کا باعث بنتا ہے۔

2۔ بڑی عمر کے لوگوں میں ٹانگوں اور ہاتھوں میں خون کا دورہ کم ہو جاتا ہے اور ٹانگوں میں درد ہوتا ہے۔

3۔ گنگرین Gangrene یعنی پاؤں کی انگلیوں کے مردہ ہونے کا خطرہ۔

4۔ Myocardial Infraction دل کے عضلات پٹھے مردہ ہونے کے خطرات۔

5۔ زخم کا ٹھیک نہ ہونا۔

گردے کی بیماری

Diabetic Nephropathy اس مرض میں گردے کو شکر کی مقدار کھپانے کے لئے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ پیشاب میں پروٹین آنے لگتی ہے جس سے مختلف اعضا پر سوزش رہنے لگتی ہے۔ گردہ بڑھ جاتا ہے اور پھر کام کرنا چھوڑ جاتے ہیں۔

آنکھوں پر اثرات

بعض مریضوں میں آنکھوں کا موتیا Cataract ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ نظر کم ہونے لگتی ہے۔

جلد پر اثرات

جلد میں انفیکشن ہو جاتا ہے۔ مریضوں میں بڑے بڑے پھوڑے ہو جاتے ہیں۔

کم شکری

Hypoglcaemia کیا ہے۔

خون میں شوگر کے کم ہو جانے کو کم شکری کہتے ہیں اور یہ بھی خطرناک صورتحال ہے اس کی علامتوں میں کمزوری، بھوک لگنا، پسینہ آنا، دل کی دھڑکن کا تیز ہونا، رعشہ ہونا، چکر آنا، سردرد، چیزوں کا دو دو نظر آنا، بیہوشی Coma میں چلے جانا۔

احتیاطی تدابیر

مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر کرنی چاہئیں۔

☆ صبح کی سیر اور مناسب ورزش کریں۔

☆ کم کھانے کی عادت ڈالیں۔

☆ مٹاپے پر کنٹرول (چینی، گھی کا استعمال بند کر دیں)۔

☆ سال میں ایک بار آنکھوں کا معائنہ کروائیں۔

☆ بلڈ پریشر کو باقاعدگی سے چیک کروائیں۔

☆ 3 ماہ بعد پیشاب کا مکمل ٹیسٹ کروائیں۔

☆ سال میں ایک بار مائیکروالبیومن یوریا ٹیسٹ کروائیں۔

☆ پیروں کو چوٹ لگنے سے بچائیں۔

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کی مثال

آنحضرت ﷺ نے بخیل اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی بیان فرمائی جنہوں نے لوہے کے دو جبے سینے سے گلے تک پہن رکھے ہوں۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا جوں جوں خرچ کرتا جاتا ہے اس کا جبہ مزید کھلتا اور فراخ ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے تمام جسم حتیٰ کہ انگلیوں کے پوروں کو ڈھانک لیتا ہے۔

اور بخیل ہر دفعہ جب کچھ خرچ کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لوہے کے جبہ کے حلقے تنگ پڑتے جاتے ہیں وہ ان کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر نہیں کر پاتا۔

(بخاری)

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ حسب توفیق اپنے عطایا جات ہسپتال کی مد امداد نادار مریضان / ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اموال بنی نوع انسانیت کی خدمت کے لئے خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم شکیل احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سید احمد بلال صاحب کھر پڑ ضلع قصور کو ڈیوٹی کے دوران بجلی کے ٹاور سے گر جانے کی وجہ سے شدید چوٹ آئی اور نیچے والا دھڑ بے حرکت ہو چکا ہے علاج جاری ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور رحم سے کامل شفایابی عطا فرمائے۔ (آمین)

مکرم نعیم احمد ناصر صاحب معلم سلسلہ شوکت آباد کالونی ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں محترم عبدالرشید ندیم صاحب مقیم جرمنی پھیپھڑوں کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ طبیعت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ رنگ میں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم حکیم عبدالحق بٹ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار گزشتہ چند ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہے۔ اب طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تحریک جدید کا مقام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''تحریک جدید کا (مالی نظام) وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔''

(انیس سالہ کتاب ص 21)

''دنیا میں آج کل خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تم تحریک جدید کے (مالی نظام) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے۔'' (انیس سالہ کتاب ص 51)

(مرسلہ: وکیل المال تحریک جدید)

ولادت

مکرم عرفان سعید بدر صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ شازیہ وسیم صاحبہ زوجہ مکرم مرزا طاہر وسیم الدین صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم سے مورخہ 7 دسمبر 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرزا نورالدین طاہر عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم سعید احمد بدر صاحب کا نواسہ اور مکرم لطیف احمد صاحب مرحوم پیرکوٹی کا پوتا ہے۔ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ساجدہ منیر صاحبہ بابت ترکہ عنایت محمد صاحب)

مکرمہ ساجدہ منیر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم عنایت محمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعی نمبر 17/16 محلّہ دارالیمن ایک کنال میں سے 5 مرلے بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ ساجدہ منیر صاحبہ۔ بیوہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم آغا شمس الحمید خان صاحب ابن مکرم آغا حمیداللہ خان صاحب ناصر آباد ربوہ مورخہ 25 نومبر 2009ء کو بعمر قریباً 81 سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ پر اچانک دل کا حملہ ہوا آپ کو ہسپتال لے جایا گیا لیکن جانبر نہ ہو سکے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 28 نومبر 2009ء کو بعد از نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی۔ مکرم آغا شمس الحمید صاحب کے پسماندگان میں آپ کے پانچ بیٹے مکرم آغا طاہر خان صاحب، مکرم آغا خالد خان صاحب، مکرم آغا طارق منیر خان صاحب، مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مشنری انچارج و نائب امیر سویڈن، مکرم آغا یوسف عمران خان صاحب، تین بیٹیاں محترمہ یاسمین خواجہ صاحبہ جرمنی، محترمہ نصرت رحمٰن صاحبہ کینیڈا اور محترمہ عنبرین شمس صاحبہ کینیڈا شامل ہیں۔ ان کے علاوہ آپ کی اہلیہ ثانی اور آپ کی ربیبہ بیٹی بھی آپ کے لواحقین میں سے ہیں۔ مکرم مولانا خان ارجمند خان صاحب کے بھتیجے تھے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم آغا یحییٰ خان صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ ورثاء کو آپ کی نیکیوں کا وارث بنائے نیز صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم خالد حفیظ صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بھاٹی گیٹ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالحمید صاحب آف سوک کلاں ضلع گجرات مقیم حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور مورخہ 6 ستمبر 2009ء کو تقریباً ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد 75 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت اللہ لوک صاحب کی پوتی تھیں اور تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین کی فہرست میں شامل تھیں۔ خاکسار کی خالہ تھیں بیت مبارک ربوہ میں نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

اسی طرح مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم غلام حیدر صاحب آف سوک کلاں ضلع گجرات مقیم دارالیمن ربوہ مورخہ 4/اکتوبر 2009ء کو تقریباً ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد 80 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم موصی تھے اور حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت اللہ لوک صاحب کے پوتے تھے اور حضرت مصلح موعود کے تحریک جدید پانچ ہزاری مجاہدین کی فہرست میں شامل تھے۔ خاکسار کے ماموں تھے اور کافی عرصہ تک سوک کلاں ضلع گجرات میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے وفات کے آخری چند سالوں میں وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں دو مرتبہ شامل ہوئے۔ بیت مبارک ربوہ میں نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ دونوں مرحومین آپس میں بہن بھائی تھے۔ مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب معلم نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ حافظ والا ضلع میانوالی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم شریف احمد صاحب پیرکوٹی ضلع حافظ آباد حال ناصر آباد شرقی ربوہ مورخہ 2 دسمبر 09ء کو بعمر 82 سال انتقال کر گئے نماز جنازہ مورخہ 4 دسمبر 09ء کو بعد نماز جمعہ بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے پڑھائی مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔

مرحوم مکرم میاں نور محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف پیرکوٹ ثانی ضلع حافظ آباد کے بڑے بیٹے تھے۔ مرحوم حافظ آباد شہر میں ایک لمبا عرصہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد و زعیم انصاراللہ اور سیکرٹری ضیافت کی خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ نہایت ملنسار۔ پنجوقتہ نماز کے پابند، تہجد گزار، قناعت پسند صابر و شکر تھے۔ نہایت ہی مہمان نواز تھے مربیان مرکزی نمائندگان کی خدمت کر کے بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ ہمیشہ انہیں عزت واحترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ عزیز رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنے والے تھے مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے زندگی میں ہی اپنی جائیداد کا حصہ وصیت خود ادا کر کے سرٹیفیکیٹ حاصل کئے۔

اہلیہ کے علاوہ مرحوم کے تین بیٹے خاکسار مکرم رشید احمد صاحب طاہر ایڈووکیٹ لندن یو۔ کے۔ مکرم فہیم احمد صاحب خادم مربی سلسلہ غانا افریقہ دو بیٹیاں محترم مبارکہ اختر صاحبہ مکرم زوجہ محمد شریف صاحب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ آف کامونکی حال کینیڈا محترم منصورہ مبشرہ صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب نیو جرسی امریکہ آٹھ نواسے، نواسیاں 14 پوتے، پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے دو پوتے عزیزم مرزا دانیال احمد صاحب، عزیز مرزا سفیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں۔ مرحوم مکرم سیٹھ اقبال احمد صاحب پیرکوٹی کرونڈی ضلع خیر پور سندھ کے بڑے بھائی مکرم اکبر احمد طاہر مربی سلسلہ نائیجیریا کے تایا مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ مکرم ڈاکٹر صفی اللہ صاحب امیر ضلع میانوالی کے چچا کہ مکرم نعمت اللہ شمس صاحب کارکن دفتر وصیت کے ماموں تھے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کی درجات بلند فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

بقیہ از صفحہ 2: دورہ بیلجیئم

آمدید کہا اور حضور انور کے نام خط لکھ کر بھجوایا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ حضور اقدس ان دنوں بیلجیئم کے دورہ پر آرہے ہیں۔ میں آپ کی جماعت کی تعلیمات کو دل کی گہرائیوں سے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اسی طرح میں آپ کے رفاہ عامہ اور بنی نوع انسان کی خدمت کے کاموں سے بہت متاثر ہوں جو آپ پوری دنیا میں انسانی ہمدردی کی بناء پر کر رہے ہیں۔

گزشتہ اتوار کو یہ بات میرے لئے باعث اعزاز تھی کہ آپ کی لوکل جماعت Eupen نے ایک پروگرام میں مجھے مدعو کیا جو کہ جرمن بولنے والے بیلجیئم لوگوں کا Capital ہے۔

آپ کی جماعت کے ذریعہ اس ملک میں جو مختلف مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے تبادلہ خیال کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ میں اس سے بہت متاثر ہوں۔

میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کا دورہ بیلجیئم بہت بابرکت تعلقات اور تعمیری تبادلہ خیال کا باعث ہوگا۔

آپ کا مخلص

Karl. Heinz Lambertz

Minister President of the German Speaking Community of Belgium

تعطیل

مورخہ 28 دسمبر 2009ء کو عاشورہ کی سرکاری تعطیل کی وجہ سے الفضل اخبار شائع نہ ہوگا۔ خریداران و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔دسمبر

طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	5:13

توسیع اشاعت الفضل میں ہمارے ساتھ تعاون کریں

(مینیجر روزنامہ الفضل)

زدجام عشق -/1200 روپے
زدجام عشق خاص کستوری والی -/6000 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
ڈبل سٹوری، ڈبل رہائش۔ رقبہ 10 مرلے
دارالصدر جنوبی نزد الاحمد سکول فون: 03346373875

مغل بینکوئیٹ ہال ربوہ
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون 047-6211412 03336716317

سکن اور موٹاپے کا کامیاب علاج یوایس اے نیچرل ادویات سے کیا جاتا ہے
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

لہنگا ساڑھی بنارسی برائیڈل سوٹنگ
نوٹ: تمام شہروں کے ساتھ ریٹ کی گارنٹی
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
03336550796

Job Opportunities
"Good opportunity to work in an excellent environment"
An educational institute needs the following staff in its Lahore office:-
1-English Teacher → Experience of Teaching English Classes. (Preferably M.A English-Female Only)
2-Student Counselor → Minimum Graduation Preferably B.Com / BBA (Two years of working experience in any field-Female Only)
Salary Package Rs. 10,000 to Rs. 15,000.
Contact :-
Education Concern ®
Mr. Farrukh Luqman; 67-C, Faisal Town, Lahore
042-35177124/35162310; 0302-8411770

FD-10